REGD No. L. 5259

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ

۲۱ رمضان المبارک ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۷/۱۲ — ۱۱ شہادت ۱۳۳۷ھش — ۱۱ اپریل ۱۹۵۸ء — نمبر ۸۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۰ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

ابھی طبیعت پوری طرح بحال نہیں ہوئی۔ تا حال نقرس کی تکلیف ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

پاکستان ترقیاتی منصوبوں کیلئے پونے دو کروڑ پونڈ قرض لیگا

وزیر خزانہ سید امجد علی پیر کے روز یورپ اور امریکہ کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں

کراچی ۱۰ اپریل۔ وزیر خزانہ سید امجد علی پیر کے روز سویڈن کی وزارت خزانہ کی دعوت پر سٹاک ہالم روانہ ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد آپ فرانس اور برطانیہ بھی جائیں گے۔ اور ان دونوں حکومتوں سے لمبی مدت کے قرضوں کی بات چیت کریں گے۔ ممکن ہے کہ سید امجد علی مغربی جرمنی بھی جائیں۔ ایک اطلاع کے مطابق پاکستان اپنے ترقیاتی منصوبوں کے لئے ایک کروڑ اسی لاکھ پونڈ قرض حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ سید امجد علی برطانیہ میں اپنا مشن مکمل کرنے کے بعد واشنگٹن جائیں گے۔ جہاں آپ مزید گندم اور چاول کے حصول کے لئے امریکی حکام سے گفتگو کریں گے۔ اس کے علاوہ آپ امریکہ سے یہ بھی کہیں گے کہ پاکستان کے پہلے پانچسالہ منصوبہ پر عمل درآمد کے لئے پاکستان کو زیادہ فنی امداد دی جائے۔ توقع ہے کہ وزیر خزانہ ۲۰ مئی کو کراچی واپس پہنچیں گے۔

درخواست دعا

مکرم منشی سبحان علی صاحب خوشنویس جو عرصہ دراز تک الفضل میں کام کرتے رہے ہیں گزشتہ ایک سال سے بعارضہ کینسر بیمار ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ حالت سخت تشویشناک ہے۔ آپ آج کل فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

مسجد مبارک ربوہ میں قرآن مجید اور حدیث شریف کا درس

رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں بفضلہ تعالیٰ مسجد مبارک میں درس قرآن مجید کا سلسلہ بدستور جاری ہے کل مورخہ ۱۹ رمضان المبارک کو مکرم مولوی محمد حسین صاحب فاضل نے انیسویں پارہ کے اختتام تک درس مکمل کر لیا۔ آپ نے بارھویں پارہ سے درس دینا شروع کیا تھا۔ آپ سے قبل دوسرے عشرہ کے ابتدائی ایام میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے سورۂ یونس اور سورہ ہود کا درس دیا تھا۔ آج مورخہ بیس رمضان المبارک کو مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس بیسویں پارہ کا درس دیں گے۔ اسی طرح نماز فجر کے بعد درس حدیث کا سلسلہ بھی بدستور جاری ہے۔ اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ حسب طریق سابق تجرید البخاری کا درس دے رہے ہیں۔

محترم صفدر علی خان صاحب جنرل سیکرٹری پاکستان ریڈکراس سوسائٹی کی بین الاقوامی خدمات کا اعتراف

ملکہ الزبتھ دوم کی طرف سے "ایسوسی ایٹ آفیسر برادر" کا خطاب

یہ خبر جماعت میں بڑی خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائیگی کہ ہر میجسٹی ملکہ الزبتھ دوم نے برطانوی دولت مشترکہ کی سربراہ کی حیثیت سے پاکستان ریڈکراس سوسائٹی کے جنرل سیکرٹری جناب صفدر علی خان صاحب کو "ایسوسی ایٹ آفیسر برادر (آرڈر آف سینٹ جان)" کا نمایاں اعزاز عطا کیا ہے۔ آپ کو ہر میجسٹی کی طرف سے یہ شاہی اعزاز آپ کی ان شاندار خدمات کی بنا پر عطا کیا گیا ہے۔ جو آپ نے انسانیت کی فلاح و بہبود کی خاطر قومی اور بین الاقوامی طور پر گزشتہ ۲۰ سال کے عرصہ میں سرانجام دی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم صفدر علی خان صاحب کو یہ اعزاز مبارک کرے۔ اسے مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ اور آپ کو بنی نوع انسان کی پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے آمین

(آپ کے حالات زندگی اور خدمات کا تذکرہ الفضل کی آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں)

مرزا افتخار احمد صاحب پائلٹ ہوائی حادثہ میں جاں بحق ہو گئے

اناللہ وانا الیہ راجعون

کراچی سے بذریعہ تار عزیزم مرزا مشتاق احمد ناصر نے یہ دردناک اطلاع دی ہے کہ عزیزم مرزا افتخار احمد صاحب پائلٹ پاکستان ایرفورس ۸ اپریل ۱۹۵۸ء کو ہوائی جہاز کے حادثہ میں جاں بحق ہو گئے اناللہ وانا الیہ راجعون

مرزا افتخار احمد مرحوم پشاور سے چار پانچ میل کے فاصلہ پر پاکستان ایر فورس کے ایک جٹ طیارہ میں پرواز کر رہے تھے کہ انجن میں کوئی خرابی پیدا ہونے کے باعث طیارہ کو آگ لگ گئی۔ مرحوم نے جہاز کو کھیتوں کے ایک قطعہ میں اتارنے کی کوشش کی لیکن وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے اور طیارہ زمین سے ٹکرانے کے بعد پھسل کر ایک نالے میں جا گرا۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۱ اپریل

مخلوط انتخاب اور مشرقی پاکستان

جداگانہ طریق انتخاب کے حق میں جو بڑے بڑے دلائل لائے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک سب سے بڑی دلیل یہ دی جاتی ہے۔ کہ مشرقی پاکستان میں ہندو چھایا ہوا ہے۔ اس کے ثبوت میں جماعت اسلامی کے مقررین نے پچھلے دنوں ایک واقعہ جو مشرقی پاکستان کے اخبار کسان کے حوالے سے پیش کیا بڑا اچھالا ہے یہ تھا کہ میونسپلٹی الیکشنوں میں مخلوط طریق کی طفیل ایک حلقہ میں جہاں مسلمان ووٹروں کی تعداد ہندو ووٹروں سے پانچ گنا زیادہ تھی ہندو ممبر منتخب ہو گیا۔ جس کی وجہ یہ بیان کی گئی کہ مسلمانوں کے ووٹ مختلف امیدواروں میں بٹ گئے۔ مگر ہندو امیدوار چونکہ ایک ہی تھا۔ اس لئے اس کے ووٹ تمام مسلمان امیدواروں کے جدا جدا ووٹوں سے بڑھ گئے۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس واقعہ کی حقیقت کیا ہے۔ تاہم اس سے اسلامی جماعت کے مقررین جو کچھ ثابت کر سکے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ کم از کم ایک حلقہ میں خود غرض مسلمان امیدواروں کی کثرت ان کی ناکامی کا باعث ہوئی لیکن اس سے معلوم نہیں کہ یہ نتیجہ کس طرح نکل سکتا ہے کہ ہندو پاکستان پر چھا جائے گا۔ یہ صرف واحد مثال ہے۔ جو یہ مقررین ہر جگہ پیش کر کر کے مسلمانوں میں احساس کمتری کی وبا پھیلا رہے ہیں۔ حالانکہ مشرقی پاکستان میں میونسپل الیکشن جو مخلوط طریق پر ہوئی ہے اس کا مجموعی نتیجہ یہ ہے کہ ہندو اور کانگرس وہاں سخت ناکام ہوئے ہیں۔ چنانچہ مولانا راغب احسن کا جو مشرقی پاکستان کے مشہور عالم ہیں روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی ۳۱ مارچ ۱۹۵۸ء میں ایک جائزہ "مشرقی پاکستان میں بلدیاتی انقلاب" کے زیر عنوان شائع ہوا جس میں مولانا نے بتایا ہے کہ

"۲۴ اور ۲۵ فروری کو ڈھاکہ میں جو عام میونسپل انتخابات مخلوط طریق انتخاب کی اساس پر ہوئے ان کے نتائج کا اعلان ہو چکا ہے۔ ان انتخابات میں ۲۵ میں سے ۲۴ نشستوں پر مسلمان کامیاب ہوئے۔ حالانکہ پاکستان بننے کے کافی عرصہ بعد تک بھی مشرقی پاکستان کے دارالحکومت میں ہندوؤں اور کانگرس پارٹی ہی کی حکمرانی چلی آتی تھی۔ اب کے ۲۵ نشستوں میں سے صرف ایک مسٹر رامیش گپتا کامیاب ہو سکے ہیں ان انتخابات میں ڈھاکہ کانگرس کے سربراہ اور سابق رکن پارلیمنٹ بی سی تنگی اور تمام دوسرے ہندو امیدواروں نے بری طرح شکست کھائی۔ یہ انتخابات کسی پارٹی یا سیاسی بنیاد پر نہیں بلکہ خالص ذاتی اور سلوک بنیادوں پر لڑے گئے تھے۔

مشرقی پاکستان کے پٹ سن کے دارالحکومت اور صوبے کی پٹ سن والی بندرگاہ نرائن گنج کے میونسپل انتخابات بھی فروری ۱۹۵۸ء میں ہوئے اور ان کے نتائج کا اعلان بھی ہو چکا ہے۔ وہاں بھی ۲۰ میں سے ۱۹ نشستوں پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ یہ انتخابات بھی مخلوط طریق انتخاب کے تحت ہوئے تھے۔ ۵۰-۱۹۵۱ء تک نرائن گنج پر ہندوؤں کا تسلط تھا۔ لیکن اب یہاں کانگرس ہندو پارٹی کا تیا پانچہ ہو چکا ہے۔ یہاں جو ہندو کامیاب ہوا۔ وہ پس ماندہ اقوام کے مسٹر دھیرن گوپ ہیں (یہ اعداد و شمار مارننگ نیوز ۲۷-۲۸ فروری و یکم مارچ ۱۹۵۸ء سے لئے گئے ہیں)

اگر یہ انتخابات جداگانہ طریق نیابت کے تحت ہوتے اور ۱۹۵۱ء کی مردم شماری کے تحت نشستیں مخصوص ہوتیں تو ہندوؤں کو ڈھاکہ میں ۵۰ فیصد نشستیں اور نرائن گنج میں ستر فیصد نشستیں حاصل ہو جاتیں"

(نوائے وقت ۳۱ مارچ ۵۸ء)

طریق انتخاب کی نقلی سرخی کے ماتحت مولانا راغب احسن رقمطراز ہیں:-

"مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کی موجودہ کانگرس پارٹیاں صرف ۱۹۵۱ء کے ان اعداد و شمار کی بنیاد پر جو اب بالکل غلط بے حقیقت اور بے اصل ثابت ہو چکے ہیں۔ اور ہندو نشستوں کے اس دوہرے طریق نیابت کے پرانے نظام پر قائم ہیں۔ جن کے تحت انہیں جداگانہ طریق انتخاب کے تحت پہلے اونچ جاتی ہیں۔ اور پھر اچھوتوں کی نمائندگی کے تحت نمائندگی حاصل ہوتی رہی ہے۔ جونہی نامزدگیوں کا یہ طریقہ ختم ہوا۔ ایک بھی برہمن اونچ جاتی ہندو منتخب نہ ہو سکے گا۔ جیسا کہ فروری ۱۹۵۸ء کے ڈھاکہ اور نرائن گنج کے میونسپل انتخابات سے ظاہر ہو گیا ہے۔ اب مشرقی پاکستان میں اونچ جاتی بہت ہی کم رہ گئے ہیں۔ ان کی تعداد ساری ہندو آبادی میں دو فیصد بھی نہیں رہی۔ یہی وجہ ہے کہ اب اونچ جاتی ہندو اچھوت کانگرس اور اچھوت فیڈریشن پارٹیوں کی طرف سے خالص اور بعض مخلوط انتخابات کی بجائے ایسے مخلوط انتخابات کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ جن میں نشستوں کی تخصیص ۱۹۵۱ء کے غلط غیر حقیقی اور نہایت قدیم اعداد مردم شماری کی بنیاد پر کی جائے۔ حالانکہ یہ صورت مسلمانوں سے انتہائی ناانصافی کے مترادف ہے"

(نوائے وقت ۳۱ مارچ ۵۸ء)

اس کے بعد مولانا مودودی صاحب کے پراپیگنڈا کو زیر بحث لا کر فرماتے ہیں:-

"مودودی پارٹی نے طریق انتخاب کے سوال پر جو ٹریکٹ ابھی شائع کیے ہیں (جو ڈان وغیرہ میں بالاقساط شائع ہوتا رہا ہے) اس میں کہا گیا ہے کہ مخلوط طریق انتخاب پر ہندو مشرقی پاکستان پر چھا جائیں گے۔ اور اس طرح یہ طریق انتخاب سارے پاکستان کے لئے خطرہ ہے۔ یہ بیان بڑا دھوکا اور فریب ہے۔ یہ اب سے کوئی نو سال پہلے کے اعداد و شمار کی روشنی میں حالات کا بالکل غلط تجزیہ ہے کیونکہ بنگال میں حالات تیزی سے بدل رہے ہیں"

(نوائے وقت ۳۱ مارچ ۵۸ء)

آخر میں مولانا مجموعی تجزیہ اس طرح فرماتے ہیں۔

"ساری صورت حال کا مجموعی تجزیہ یوں ہے کہ مشرقی پاکستان میں مخلوط طریق انتخاب کے تحت اور نشستوں کی تخصیص کے بغیر اونچ جاتی ہندو آزادانہ طور پر کسی بھی بلدیاتی ادارے یا اسمبلی کے رکن منتخب نہیں ہو سکتے اچھوتوں کے (جو ہندو آبادی کا ۹۵ فیصدی ہیں) بلدیاتی اداروں میں منتخب ہونے کا ایک سے ۵ فیصد امکان ہے مگر اسمبلی کی رکنیت کا امکان بالکل ہی نہیں۔ اونچ جاتی ہندو اچھوت اور قبائلی اگر مل جائیں تو سماجی اسلوب اور تاریخی حقائق کے باعث صوبائی انتخاب میں ایک سے پانچ فیصد تک امکانات حاصل کر سکتے ہیں۔ مرکزی اسمبلی کے لئے ان کے انتخاب کا کوئی موقعہ موجود نہیں۔ کیونکہ مختلف حلقہ انتخاب وسیع سے وسیع تر اور ہندو ووٹ کم سے کم تر ہوتے جا رہے ہیں"

(نوائے وقت ۳۱ مارچ ۵۸ء)

اب اس کے مقابلہ میں اس تنہا اور یکتا مثال کو جو شاید خود تراشیدہ ہے۔ رکھ کر دیکھیں جس کی تشہیر جماعت اسلامی والے کر کر کے جداگانہ طریق کے حق میں بزعم خود بھاری دلیل کھڑی کر رہے ہیں۔ کہ اقامت دین کا فریضہ کس اسلامی اخلاق سے ادا ہو رہا ہے اور مودودی صاحب نے یہ جو خوشخبری سنائی ہے کہ مشرقی پاکستان کے نوے فیصد مسلمان جداگانہ طریق کے حامی ہیں اس میں فریب اور سچائی کی آمیزش کتنی فیصد نسبت سے کی گئی ہے۔ یا خالص فریب ہی فریب ہے۔

مجلس شوریٰ کی تاریخوں میں تبدیلی کے متعلق ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس شوریٰ کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا ہے۔ کہ چار کی بجائے تین دن ہو۔ لہٰذا اس سال مجلس شوریٰ بتاریخ ۲۵-۲۶-۲۷ اپریل ۱۹۵۸ء بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار ہوگی۔ احباب مطلع رہیں۔

پرائیویٹ سکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

مسئلہ وفاتِ مسیح علیہ السلام کے متعلق

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان کامیابی

جامعہ ازہر (مصر) کے چوٹی کے علماء کی طرف سے وفاتِ مسیح کا اعتراف

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ شام و لبنان)

(قسط نمبر ۲)

(ب) علامہ محمد عبدہٗ مصر کے مفتی تھے۔ الازہر کی ترقی کیلئے آپ نے عظیم الشان تعمیری کام کئے۔ کئی مستشرقین نے ان کے اس کارنامہ کا اعتراف کیا ہے۔ ان کو حجۃ الاسلام اور شیخ الاسلام کے القاب سے نوازا گیا۔ ان کے شاگردوں کا سلسلہ بہت وسیع تھا۔ اور یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ ان کے تلامذہ بلادِ عربیہ میں خاص عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

آپ "انی متوفیک و رافعک الیّ و مطھرک من الذین کفروا" کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ کے نقطۂ خیال کو تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"المتوفی ھنا بالاماتۃ کما ھو الظاھر المتبادر"

یعنی یہاں توفّی کے معنی موت کے ہیں اور یہی بات سیاق و سباق سے ظاہر ہے اور انسانی ذہن بھی ان معانی کو جلد قبول کرتا ہے۔

دمشق میں الشیخ عبد القادر المغربی جو الشیخ محمد عبدہٗ کے خاص شاگردوں میں سے تھے۔ ان کا بھی اپنے استاد کی اتباع میں یہی مذہب تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے ہیں اور وہ اس مسئلہ میں ہماری تائید بڑی بڑی علمی مجالس میں کیا کرتے تھے۔

(ج) الاستاذ محمود شلتوت کے نام سے کون ناواقف ہے۔ آپ علماء کبار کی مجلس کے ایک ممبر اور فتوے کمیٹی (لجنۃ الافتاء) کے بھی ممبر تھے۔ آپ نے ایک شخص کے استفتاء کے سلسلہ میں تحریر فرمایا:۔

(۱) انہ لیس فی القرآن الکریم ولا فی السنۃ المطھرۃ مستند یصلح لتکوین عقیدۃ یطمئن الیھا القلب بان عیسیٰ رفع بجسدہ الی السماء و انہ حیّ الی الآن فیھا وانہ سینزل منھا آخر الزمان الی الارض۔

(۲) ان کل ما تفیدہ الآیات الواردۃ فی ھذا الشان ھو وعد اللہ عیسیٰ بانہ متوفیہ اجلہ و رافعہ الیہ وعاصمہ من الذین کفروا و ان ھذا الوعد قد تحقق فلم یقتلہ اعداءہ ولم یصلبوہ ولکن وفاہ اللہ اجلہ و رفعہ الیہ۔

ترجمہ:۔ قرآن مجید اور سنتِ مطہرہ میں کوئی ایسی سند نہیں ہے جس سے یہ عقیدہ درست قرار پاتا اور دل مطمئن ہو جاتا ہو کہ حضرت عیسیٰ جسم سمیت آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور یہ کہ وہ اب تک وہاں زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں وہاں سے ہی زمین پر اتریں گے۔

(۲) حضرت عیسیٰ کے بارہ میں قرآنی آیات یہ بتا رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح سے وعدہ فرمایا تھا کہ ان کو وفات دے گا اور ان کا رفع کرے گا۔ اور انہیں کافروں کے شر سے بچائے گا۔ اور یہ وعدہ یقیناً پورا ہو چکا ہے حضرت عیسیٰ کے دشمن نہ انہیں قتل کر سکے اور نہ صلیب پر مار سکے۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مدتِ حیات کو پورا کر کے انہیں وفات دی اور ان کا رفع فرمایا۔"

(الرسالۃ مؤرخہ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۴۲ء جلد ۱۰ ۴۶۲)

(۵)

علماء کا احتجاج

الشیخ محمود شلتوت کا یہ فتویٰ "الرسالۃ" میں شائع ہوتا تھا کہ ہر خاص و عام پر اس کا اثر ہوا۔ فتویٰ کے متعلق سرکاری وسائل اختیار کئے گئے کہ استاذ شلتوت اپنے اس فتویٰ کو واپس لے لیں اور اپنی رائے تبدیل کر لیں۔ علماء کی مجالس میں خوب گہما گہمی تھی۔ کئی علماء بڑی جرأت سے الشیخ شلتوت کی تائید کرتے اور بعض اس کے خلاف رائے کا اظہار کرتے۔ ان ایام میں مصری پریس میں اس فتویٰ کا کافی چرچا تھا۔ اس وقت ہم صرف اس فتویٰ کے متعلق ایک کتاب کے چند اقتباسات پیش کر کے ناظرین کو یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ اس فتویٰ کو علماء نے مصیبتِ عظیمہ سے تعبیر کیا اور انتہائی افسوس اور احتجاج کیا گیا۔

چنانچہ الشیخ عبد اللہ محمد الصدیق الغماری اپنی کتاب "اقامۃ البرھان علیٰ نزول عیسیٰ فی آخر الزمان" میں تحریر کرتے ہیں:۔

۱۔ "یہ ہندوستانی اس استفتاء سے مستفید ہونا نہیں چاہتا تھا بلکہ وہ تو اس فتویٰ کو باقاعدہ قانونی طریقہ سے حاصل کر کے اپنے دعاوی کے اثبات میں بطور دلیل اور سند بنانا چاہتا تھا۔ اس کا یہ حیلہ کارگر ہو گیا اور دنیا کے عجائبات میں سے یہ ایک عجوبہ ہو گیا ہے۔ بلکہ یہ حیلہ اپنی نوع کے لحاظ سے اوّل نمبر پر ہے۔ یہ وہ عجوبہ ہے جس کے ذریعہ ایک اندھے ہندوستانی نے ایک عالم کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے ۔۔۔۔۔۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ فتوےٰ اس وجہ سے ایک بہت بڑی مصیبت اور اہم واقعہ ہے۔"

۲۔ "قادیانی جماعت نے اس فتویٰ کو اپنے لئے بطور ایک دلیل اور ہتھیار کے اختیار کر لیا ہے اور اس فتوے کو لے کر وہ مسلمانوں کے پاس جا کر ان کے خیال کو غلطی پر محمول کرتے ہیں اور وہ خوش اور مسرور ہیں اور وہ کامیاب اور فتح مند لہجہ میں کہتے ہیں:۔

"ھا ھو ذا الازھر یوافقنا و یخالفکم فلیس عیسیٰ بحیّ ولا ھو مرفوع ولا ھو نازل کما تزعمون فاین تذھبون۔"

یعنی دیکھو اور سنو کہ الازہر یونیورسٹی ہماری تائید کر رہی ہے اور تمہاری مخالفت۔ عیسیٰ نہ تو زندہ ہیں اور نہ ہی ان کو آسمان پر اٹھایا گیا ہے اور نہ ہی وہ آسمان سے تمہارے زعم کے مطابق نازل ہوں گے۔ تم کن خیالات میں جولانی کر رہے ہو۔"

۳۔ استاذ شلتوت کے متعلق تحریر کیا:۔

"ہم نے اس فتویٰ اور ان حالات کو دیکھا اور حضرت مفتی صاحب سے سب کچھ بیان کر دیا جو اس فتویٰ کی بابت سنا اور دیکھا اور اس کی وجہ سے جو کچھ ہوا اور جو آئندہ ہوگا اس کا بھی ذکر کیا۔ مگر مفتی صاحب نے اس کا یہ جواب دیا:۔

"انا ابدیت رائی ولا یضرنی ان اوافق القادیانیۃ او غیرھم"

یعنی میں نے تو اپنی رائے کا اظہار کر دیا ہے مجھے قادیانی

جماعت یا کسی اور کی تائید ضرر نہیں پہنچا سکتی"

۴۔ بعض اوقات مصلحت عامہ اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ بعض آراء کو ظاہر نہ کیا جائے ان کو طاق نسیان میں رکھدیا جائے۔ حضرت مفتی صاحب عالم مریخ میں زندگی بسر نہیں کرتے کہ ان کے متعلق یہ خیال کیا جائے کہ ان کو زمانہ کے حالات کا علم نہیں سرزمین ھند میں ایک گروہ جو قادیانی فرقہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اس کی بحث اور کلام کا نقطہ مرکزیہ وفات عیسےٰ اور عدم رفع ہے"۔

الاستاذ مصطفی المراغی ازھر یونیورسٹی کے رئیس تھے۔ ان کے ہاتھ میں الازھر کی قیادت وادارت تھی انہوں نے قرآن مجید کی تفسیر تیس ۳۰ اجزاء میں تحریر کی ہے۔ وہ لفظ توفی کے متعلق رقمطراز ہیں:۔

" واذ قال الله يعيسى
انی متوفيك ورافعك
الیّ وفی ھذا بشارة
بنجاته من مکرھم
واستیفاء اجله و
انھم لاینالون منه
ما کانوا یریدون
بمکرھم وخبثھم و
ان التوفی ھو الاماتة
العادیة وان الرفع
بعدہ للروح والمعنی
انی ممیتك وجاعلك
بعد الموت فی مکان
رفیع عندی کما قال
فی ادریس علیه السلام
ورفعناہ مکانا علیا"

(الجزء الثالث تفسیر المراغی ص۱۶۵)

یعنی واذ قال الله یعیسیٰ انی متوفيك ورافعك الیّ" کی آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خوشخبری دی گئی ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کو یہود کی سازش سے نجات دیگا اور آپ کی عمر کو طبعی طور پر پورا کیا جائے گا۔ یہود اپنے مکر اور خبث سے حضرت علیہ السلام کو نقصان اور دکھ بالکل نہ پہنچا سکیں گے۔ توفی کے معنے حسب معمول موت کے ہیں۔ رفع کے معنے آپ کی وفات کے بعد روح کا رفع ہونا ہے۔ اس آیت کے اب معنے یوں ہوتے ہیں

کہ میں تجھ کو وفات دوں گا اور وفات کے بعد تجھ کو اپنے

حضور بلند ترین درجہ دوں گا جیسا کہ خدا تعالےٰ نے حضرت ادریس علیہ السلام کے متعلق فرمایا

ورفعناہ مکانا علیا یعنی ہم نے ادریس علیہ السلام کو بلند درجہ عطا فرمایا"۔

اقتباس بالا کسی تاویل۔ توضیح اور تفسیر کا محتاج نہیں ہے۔ یہ اس شخص کی رائے ہے جو بلاد عربیہ میں چوٹی کا عالم تھا ازھر یونیورسٹی کا رئیس تھا ان کے ہاتھوں کو عوام و خواص۔ وزراء زعماء۔ امراء اور اغنیاء الغرض ہر طبقہ کے لوگ بوسہ دیتے۔ قرآن کریم کا درس دینا ان کا خاص مشغلہ تھا اپنے بڑھاپے تک اس کام کو جاری رکھا۔

(۲)

الاستاذ عبد الوھاب النجار جو "اصول الدین" کالج میں تاریخ اسلام کے پروفیسر ہیں۔ آپ نے اپنی مشہور تصنیف قصص الانبیاء کے چوتھے ایڈیشن جو ۱۹۵۶ء میں شائع کیا ہے۔ اس میں آپ نے زیر آیت قرآنی

کنت علیھم شھیدا مادمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم" (المائدہ)

عنوان دیا ہے "موقف المسیح فی یوم الآخر" یعنی یوم آخرت میں مسیح علیہ السلام کی کیا پوزیشن ہوگی۔ چنانچہ استاذ نجار اس پر لکھتے ہوئے یوں ختم کرتے ہیں

" وانه کان یراقبھم
ویسددھم بالنصائح
الی وفاته وبعد ذالك
کان الله الرقیب
علیھم" ص۴۴۵

یعنی حضرت عیسیٰ اپنے پیراؤں کی نگرانی اور اصلاح و نصائح اپنی وفات تک کرتے رہے اس کے بعد اللہ تعالےٰ ان پر نگران تھا۔

اقتباس بالا میں صاف اعتراف کیا گیا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں

بیروت (لبنان) کے مشہور ترین عالم الاستاذ احمد العجوز آپ کے سپرد کئی مذہبی فرائض ہیں آپ محکمہ اوقاف کی مرکزیہ کمیٹی کے نہ صرف عہدہ دار اور ممبر ہیں بلکہ آپ کے سپرد جنوبی لبنان کے جملہ مذہبی مدارس اور مساجد کا انتظام و انصرام ہے اور مفتی لبنان کے دست راست ہیں۔ آپ نے ایک دفعہ بیروت کے کئی مشہور علماء کے سامنے مجھ کو مندرجہ ذیل تحریر لکھکر دی۔ جس کا فوٹو

خاکسار نے اسی وقت لے لیا۔ اصل تحریر ہمارے مشن بیروت

کی لائبریری میں محفوظ ہے

....

ان السید المسیح قد مات
فی الارض حسب قول الله تعالی
تعالیٰ انی متوفیك ای ممیتك
الموت المرکائن لامحالة اذ
قال الله علی لسانه السلام
علی یوم ولدت ویوم اموت

احمد العجوز

یعنی خدا تعالےٰ کے ارشاد انی متوفيك کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین میں وفات پا چکے متوفیک کے معنے تجھکو موت دوں گا کے ہیں۔ وفات یقیناً واقع ہونیوالی ہے کیونکہ خدا تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر ہی فرمایا ہے والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت

دستخط:۔ احمد العجوز

حال ہی میں مصر کے ادیب شہیر محمود عباس عقاد نے حیاۃ المسیح وکشوف العصر الحدیث" میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر واقع کشمیر ہیں کے متعلق انکشاف کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کیا ہے:۔

"لا یصح اغفاله"

کہ اس انکشاف کو ہرگز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور اس سے غفلت کرنا مناسب نہیں ہے۔

الغرض حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو "میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا" کی عظیم الشان خبر کے مطابق وفات مسیح کے مسئلہ میں متحیر کن کامیابی ہوئی یہی وجہ ہے کہ اب علماء یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ وفات مسیح کے مسئلہ کو چھوڑ دو۔ حالانکہ جیسا کہ حضرت بانیٔ احمدیت نے فرمایا کہ

عیسےٰؑ کی موت ہی اسلام
کی زندگی ہے۔

ایک نیک نمونہ اور دعا کی درخواست

جماعت احمدیہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہزاروں سعید وجود ایسے دیکھنے میں آئیں گے جو ناموافق اور تکلیف دہ حالات میں نہایت اخلاص اور خندہ پیشانی سے خدمت دین میں مصروف رہتے ہیں۔ اس قسم کی تازہ مثال جماعت احمدیہ کویت کے سیکرٹری مال مکرمی محمد شریف احمد صاحب کی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ انہیں ایک آگ کا حادثہ پیش آگیا تھا اور باوجودیکہ وہ فی الحال چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ لیکن اپنے فرائض بدستور ادا کر رہے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالےٰ احباب جماعت سے ان کی کلی طور پر صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار شبیر احمد قائمقام وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

بیاہ شادی میں چند قابلِ اصلاح رسوم

(از مکرم قاضی علی محمد صاحب سیالکوٹ)

تعیینِ مہر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہر کے متعلق یہ تعلیم ہے کہ مہر شرعی ہونا چاہیئے۔ اور شرعی مہر وہ ہوتا ہے جو حیثیت کے مطابق ہو۔ اور یہ کہ مہر ادا کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ نہ کہ مقرر کرنے کے لئے۔ اس لئے بہ تراضی فریقین مقرر ہونا چاہیئے۔ نیز وہ مہر ہرگز شرعی نہیں ہے۔ جو لڑکے کو صرف تابو رکھنے کی غرض سے مقرر کیا جاتا ہے۔

سہرا باندھنا

یہ ایک ہندوانہ رسم تھی جو ان کی دیکھا دیکھی مسلمانوں میں رواج پا گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے کسی دوست نے سہرا باندھنے کے متعلق دریافت کیا۔ تو حضور نے فرمایا کہ:-

"یہ تو انسان کو گھوڑا بنانے والی بات ہے"

(الفضل ۲۰ اپریل ۱۹۴۶ء)

ڈولی پر نچھاور

یہ بھی ہندو قوم کی ایک رسم تھی۔ جس کی مسلمانوں نے ریس کی۔ یاد رہے کہ اس میں سوائے اظہار دولت مندی اور نمود و ریا کے اور کچھ مقصود نہیں ہے ورنہ کوئی متقی اور خدا ترس مسلمان ایسی بے جا تعلّی اور اوچھے پن کا ارتکاب نہیں کر سکتا۔ اور نہ یہ کوئی خیرات اور صدقہ کا طریق ہے جو اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب قرآن مجید یا اس کے مقدس رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو۔ کتاب و سنت کی تو یہ تعلیم ہے کہ جب محتاجوں کو صدقہ دو تو مخفی طور پر دو۔ دایاں ہاتھ دے تو بائیں کو علم نہ ہو۔ غرباء کو اگر کچھ دینا ہو تو عزت و اکرام سے دیا جائے اور مخفی طور پر دیا جائے۔ تا اللہ سے اجر اور ان کی دعائیں لی جائیں۔

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سپرد فرمایا ہے۔ اس لئے ہر احمدی بھائی کو گرد و پیش میں ٹھیٹھ اسلامی سپرٹ پیش کرنی چاہیئے۔ ہمارے سید و مولیٰ حضرت نبی کریم صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص لوگوں کے سامنے نیک نمونہ پیش کرتا ہے وہ دوہرے اجر کا مستحق ہے۔ اور جو شخص بدنمونہ پیش کرتا ہے وہ دوہرے وبال کے نیچے آتا ہے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب مکرم کے یہ الفاظ سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہیں کہ جماعت احمدیہ اسلام کی لیبارٹری یعنی تجربہ گاہ ہے۔ اگر اچھا نمونہ دکھائے گی۔ تو نسل انسانی کی ہدایت کا موجب ہوگی۔ اگر برا نمونہ دکھائے گی تو ٹھوکر کا موجب ہوگی۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

اگر ہر احمدی کوشش کرے تو یہ غیر اسلامی رسوم ہمارے ہاں ہرگز جگہ نہیں پا سکتیں

وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

تصحیح

الفضل یکم اپریل ۱۹۵۸ء میں مجالس خدام الاحمدیہ کے چندہ مجلس سہ ماہی اول کے جائزہ میں مندرجہ ذیل مجالس کے نام غلط شائع ہو گئے ہیں۔ اس لئے متعلقہ مجالس نوٹ فرمالیں۔

راولپنڈی ڈویژن:- نادہندہ مجلس:- چک ۴۹ ۳ ڈی۔ بی کی بجائے چک ۳۹/ آر۔ بی

لاہور ڈویژن:- " " چک ۲۴ ڈھپ سڑی کی بجائے چک ۲۴ ڈھپ سرکی

ملتان ڈویژن:- نادہندہ مجالس { ٹھٹھہ سندرانہ کی بجائے ٹھٹھہ سندران، چک ۸۸ حسیانہ کی بجائے چک ۸۸ میانہ

چک ۵۸/۱۰ کی بجائے چک ۶۵ — چک ۶۱ کھیم سنگھ کی بجائے چک ۶۲ کھیم سنگھ

پنڈی دیوا سنگھ کی بجائے۔ پنڈی دیوان سنگھ

بہاول پور:- نادہند مجلس چک ۹ بستی نور پور کی بجائے بنی نور پور

نوٹ:- نادہند مجالس:- چک ۲۶۳/9-R اور محمد آباد اسٹیٹ کے نام شائع نہیں ہوئے

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ۔ مرکزیہ

"الفضل" کے "مسیح موعود نمبر" کی مقبولیت

ایڈیٹر الفضل کے نام ایک مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الفضل کا مسیح موعود نمبر موصول ہوا۔ مضمون نگار حضرات تو قابل صد مبارکباد ہیں ہی جنہوں نے اتنی محنت، جانفشانی اور سچے اخلاص سے مدلل اور قیمتی مضامین اس خاص نمبر کے لئے تیار کئے۔ لیکن آپ کے حُسنِ انتخاب اور مضامین کی ترتیب کو دیکھتے ہوئے آپ کے لئے بھی دل سے دعائیں نکلتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر عطا فرمائے اور ہمیشہ کی طرح آئندہ بھی آپ کو اسی طرح خدمتِ اسلام و احمدیت کی توفیق عطا فرمائے۔

احمدیت پر ہونے والے اعتراضات کا جواب مضمون نگار احباب کرام نے جس احسن طریقہ سے دیا ہے۔ اُس کو پڑھ کر ایک وجد کی سی حالت طاری ہوتی ہے اور دل سے یہ آواز اُٹھتی ہے کہ اے باری تعالیٰ اتنے روشن اور واضح نشانوں کے ہوتے ہوئے معاندین سلسلہ کیوں اپنی بے جا ضد اور ہٹ دھرمی پر اڑے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان لوگوں کو صحیح غور و خوض کی طرف مائل کر کے ان کے سینے کھولے۔ اور ان کے دلوں کو احمدیت کی روشنی سے منور کرے۔ اسی میں ان کی نجات ہے۔ اور اسی طرح اسلام کا سورج جلد از جلد اپنی آب و تاب کے ساتھ چمکے گا۔

ایک نہایت ہی کامیاب اور جامع نمبر شائع کرنے پر آپ اور آپ کے عملہ کو بھی مبارکباد عرض کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور مجھ جیسے کمزور کو بھی بیش از پیش خدمت اسلام و احمدیت کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے وجودوں کی برکت سے لوگ احمدیت کی طرف مائل ہوں۔ ہمارے اعمال ایسے نہ ہوں کہ لوگ انہیں دیکھ کر ٹھوکر کھا جائیں۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ والسلام۔

خاکسار۔ ایم سلیمان خان سول لائن۔ میانوالی۔

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ:-

"مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ سَنَبْتَلِیْہِ بِذُرِّیَّۃٍ فَاسِقَۃٍ مُلْحِدَۃٍ یَمِیْلُوْنَ اِلَی الدُّنْیَا لَا یَعْبُدُوْنَنِیْ شَیْئًا"

کہ جو قرآن سے روگردانی کرے گا اُسے میں فاسق اور ملحد اولاد دوں گا۔ جو دنیا دار ہوں گے .... اور میری عبادت نہیں کریں گے۔

اس الہام سے یہ امر بالکل عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور دینی روح کے قیام کا انحصار قرآن کریم کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے پر ہے۔

اسی طرح سے اس زمانہ کے مامور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب قرآن کریم کی بہترین تفسیر ہیں اور ان کے پڑھنے سے زندہ ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اور مردہ روحیں زندہ ہوتی ہیں۔

لہٰذا تمام مجالس خدام الاحمدیہ سے اور خصوصاً ان کے قائدین سے التماس ہے کہ وہ مندرجہ ذیل امور کا اہتمام کریں:-

(۱) اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ ہر خادم روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اور اس کے ایک حصے کا ترجمہ سمجھنے کی سعی کرتا ہے۔

(۲) اسی طرح ہر خادم روزانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کرتا ہے۔ خواہ دس پندرہ منٹ روزانہ ہی اس کام کے لئے وقف کرے لیکن روزانہ مطالعہ ضرور کرے۔

(۳) ہر خادم اپنے دینی مطالعہ کے کوائف کو بطور یادداشت اپنی ڈائری میں نوٹ کرتا جائے تاکہ قائدین گاہے گاہے اس امر میں اس کا جائزہ لے سکیں۔

(۴) ہر مجلس اپنے ہاں ایک لائبریری قائم کرے۔ تفسیر صغیر۔ تفسیر کبیر۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اسی طرح سے آپ کے خلفاء کی کتب اس میں جمع کریں۔ خرید کتب کے لئے آپس میں چندہ جمع کیا جا سکتا ہے (۵)

(۵) جن خدام کے پاس اپنی کتب نہ ہوں وہ روزانہ اپنی لائبریری میں آ کر مطالعہ کریں اور اپنی ڈائری میں نوٹ کر کے جائیں۔

(۶) تمام قائدین ماہانہ رپورٹ میں شعبہ تعلیم کے خانے میں اپنی ان مساعی اور ان کے نتائج کا تذکرہ کیا کریں۔

مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

نمائندگانِ مجلسِ مشاورت سے ایک ضروری گذارش

صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال کا آخری مہینہ شروع ہو چکا ہے اور جلسہ سالانہ کو بھی تین ماہ سے اوپر عرصہ گذر چکا ہے۔ لیکن ابھی تک جلسہ سالانہ کا خرچ پورا نہیں ہو سکا۔ چندہ جلسہ سالانہ کی شرح اس طرح مقرر کی گئی تھی کہ اگر تمام احباب اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ اس مد میں ادا کر دیں تو خرچ پورا ہو جاوے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتوں کی بہت بڑی اکثریت شرح کے مطابق یہ چندہ ادا کرتی ہے لیکن بعض مخصوص جماعتیں اس چندہ کی ادائیگی کی طرف پوری توجہ نہیں کرتیں جس کی وجہ سے اس چندہ کی وصولی میں کمی رہ جاتی ہے۔ ان جماعتوں میں بعض بڑی بڑی جماعتیں بھی شامل ہیں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان جماعتوں کے احباب کو چندہ جلسہ سالانہ ادا نہ کرنے کی ایک عادت سی پڑ گئی ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ جب دوسری سینکڑوں جماعتیں سو فیصدی چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کر لیتی ہیں تو ان چند جماعتوں کے لئے ایسی کونسی مشکلات ہو سکتی ہیں کہ یہ جماعتیں چندہ جلسہ سالانہ ادا نہ کر سکیں۔ نظارت بیت المال نے ایسی تمام جماعتوں کو نوٹس بھجوا دیئے ہیں کہ یا تو وہ چندہ جلسہ سالانہ شرح کے مطابق ادا کریں اور یا عدم ادائیگی کی وجوہات پیش کریں۔ تا اس معاملہ پر دوبارہ غور کیا جا سکے۔ جو جماعتیں چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی میں زیادہ پیچھے ہیں اور ان کا بجٹ مبلغ یکصد روپے سے زیادہ ہے۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے۔ اس فہرست سے واضح ہے کہ ان جماعتوں کی چندہ جلسہ سالانہ کی سال رواں کی وصولی اتنی کم ہے کہ ان کے ذمہ اس چندہ کے بقائے تیزی سے بڑھتے جائیں گے جن کا ازالہ ضروری ہے۔

پس میں ان جماعتوں کے نمائندگان سے خصوصاً اور دوسرے تمام نمائندگان سے بھی التماس کرتا ہوں کہ اپنی اپنی جماعتوں کی چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کا جائزہ لیں اور جو کمی رہ گئی ہے اسے پورا کرنے کے لئے مناسب تدابیر عمل میں لاویں۔ یہ یاد رہے کہ نمائندگان کا کام محض مجلس مشاورت کے موقع پر حاضر ہو کر مشورہ دینا ہی نہیں بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ جماعتوں سے مجلس مشاورت کے فیصلوں کی تعمیل کرائیں۔ مجلس مشاورت نے اس چندہ کو لازمی قرار دیا ہوا ہے۔ والسلام

(ناظر بیت المال ربوہ)

نوٹ:۔ جن جماعتوں پر یہ نشان (*) لگایا گیا ہے ان کی چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی نسبتاً بہتر ہے اور جن جماعتوں پر یہ نشان (**) لگایا گیا ہے ان کی ان مدات کی وصولی بہت ہی اچھی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

ضلع	نام جماعت	فیصدی وصولی بمقابلہ محض بجٹ سال رواں	فیصدی وصولی بمقابلہ کل بجٹ بشمول بقایا	ضلع	نام جماعت	فیصدی وصولی بمقابلہ محض بجٹ سال رواں	فیصدی وصولی بمقابلہ کل بجٹ بشمول بقایا
ملتان ڈویژن							
جھنگ	دارالصدر شرقی (ربوہ) **	۲۳	۸	ملتان	وہاڑی منڈی	×	×
〃	〃 غربی **	۲۸	۹	لائل پور	لائل پور شہر *	۵۸	۱۲
〃	چنیوٹ **	۵۸	۱۳	〃	چک ۱۲۱ گوکھووال	۴۵	۲۵
〃	ھگیانہ *	۵۵	۲۲	〃	〃 [illegible] شیرووڈ	۳۸	۱۵
ملتان	ملتان شہر *	۴۸	۲۱	〃	〃 ۲۵۶ گوکھووال	۳۰	۶
〃	ملتان چھاؤنی	۳۴	۱۳	〃	〃 ۵۶۵ گ ب	۳۳	۶
〃	خانیوال	۳۵	۱۶	منٹگمری	منٹگمری شہر *	۵۸	۲۸
〃	چک ۱۴۵/10-R	۱۳	۴	〃	عارف والا	۶۳	۱۷
لاہور ڈویژن							
لاہور	مصری شاہ	۳۹	۱۵	لاہور	سنت نگر *	۴۶	۱۰
〃	سلطان پورہ *	۳۸	۱۳	〃	اسلامیہ پارک	۲۱	۶
〃	سول لائن *	۷۵	۱۳	〃	داہگڑھ چوبرجی	۸	۱
〃	نیلا گنبد	۵۶	۸	〃	مزنگ **	۲۳	۱۱
〃	گڑھی شاہو *	۳۲	۱۵	〃	لاہور چھاؤنی *	۲۶	۴
〃	باغبانپورہ	۴۳	۲۱				
لاہور	ماڈل ٹاؤن *	۴۷	۱۳	شیخوپورہ	ننکانہ صاحب	۳۴	۷
〃	مغل پورہ	۲۵	۵	〃	چک ۳۳ دھاڑیوالی	۱۵	۱۰
〃	باٹا پور	۶۳	۴	گوجرانوالہ	حافظ آباد	۲۴	۶
〃	کیپٹل پارک *	۳۶	۸	سیالکوٹ	دھرگ	۱۷	۸
〃	دھرم پورہ	۳۳	۱۱	〃	ٹھروہ	۲۲	۱۲
〃	پرانی انارکلی	۱۳	۳	〃	گھنوکے ججہ	۴۴	۷
بہاولپور ڈویژن							
مظفرگڑھ	علی پور	۲۵	۱۴	بہاولنگر	چک ۱۲۸ مراد *	۴۷	۱۸
رحیم یارخاں	رحیم یارخاں شہر	۵	۲				
راولپنڈی ڈویژن							
جہلم	جہلم شہر *	۴۸	۱۴	شاہپور	چک ۱۱۷ ج	۵۰	۶
〃	محمود آباد	۲۳	۳	〃	〃 ۹ پنیار	۴۳	۶
〃	چکوال	۳۹	۱۶	〃	ادرحمہ	۴۵	۷
〃	کھیوڑہ *	۲۲	۵	〃	جوہر آباد *	۳۶	۹
شاہپور	سرگودھا شہر *	۳۶	۱۶	راولپنڈی	راولپنڈی شہر	۲۴	۵
〃	چک ۸۶/۸۷	۵۵	۱۸	〃	کوہ مری	۳	۱
پشاور ڈویژن							
کیمل پور	واہ کینٹ	۱۲	۴	پشاور	پشاور شہر	۲۰	۶
ہزارہ	ایبٹ آباد	۲۸	۸				
مردان	مردان شہر *	۵۲	۱۶	〃	رسالپور	۴۲	۶
ڈیرہ اسماعیل خاں ڈویژن							
کوہاٹ	کوہاٹ شہر **	۲۴	۶	میانوالی	داؤدخیل	۹	۴
میانوالی	بھکر	۱۰	۲				
کوئٹہ ڈویژن							
کوئٹہ	کوئٹہ شہر	۲۲	۹				
خیرپور ڈویژن							
سکھر	روہڑی **	۴۱	۱۰	نوابشاہ	گوٹھ چوہدری محمد اکرم	×	×
نوابشاہ	گوٹھ رحمت علی	۳۴	۹		لاڑکانہ شہر	۶	۱
حیدرآباد ڈویژن							
میرپور	میرپور خاص *	۴۰	۱۲	میرپور	ناصرآباد اسٹیٹ	۴۶	۱۸
〃	کنری	۳۵	۹	حیدرآباد	حیدرآباد شہر *	۴۷	۱۳
مشرقی پاکستان							
	ڈھاکہ	۵	۱		میمن سنگھ	×	×
	زائن گنج	۲۲	۸		تاردا	×	×
	تیج گاؤں	۴	۱		چٹاگانگ	۱۲	۳
	برہمن بڑیا	۵	۲				
	کروڑا	×	×		بوگرہ	×	×
	گھاٹورا	۵	۲		احمدنگر پنچ گڑھ	×	×

السّابقون الاوّلون

از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال ربوہ

(۲)

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے تمام جماعتیں لازمی چندوں یعنی چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا کرنے کے لئے ہمہ تن مصروف ہیں۔ بلکہ ڈیڑھ دو سو جماعتیں اپنے بجٹ پورے بھی کر چکی ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

دعا کے لئے ان جماعتوں کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں پیش کئے گئے ہیں۔ ان کی فہرست نیچے بھی درج ہے تا احباب جماعت بھی ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کے ایمانوں اور مالوں میں برکت ڈالے انہیں ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور انہیں ہمیشہ اپنی خوشنودی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ اور دوسری جماعتوں کو بھی توفیق عطا فرمادے کہ وہ جلد اپنا بجٹ پورا کر دیں۔

حیدرآباد ڈویژن

جھڈو۔ رادھن۔ چک ۲۷۰ الف کا چیلو۔ نور نگر فارم۔ بشیر آباد اسٹیٹ۔ ظفر آباد اسٹیٹ دیہہ لوطکا۔ ظفر آباد اسٹیٹ دیہہ لا بینی۔ ٹنڈو الہ یار۔

آزاد کشمیر

میرپور۔

مشرقی پاکستان

کمال پور۔

چندہ عام و حصہ آمد نوّے فیصدی سے زائد ادائیگی

ملتان ڈویژن

دارالنصر (ربوہ) چک ۲۲۵ گ ب چچکانہ۔ چک ۹۱ ج ب۔ لائل پور۔ چک ۱۳۲ R.B ساہووالی۔ چک ۳۱۲ ج ب کھکھووالی۔ چک ۱۰۸ R.B چوہڑی والا۔ منٹگمری شہر

لاہور ڈویژن

سلطان پورہ (لاہور) سول لائن (لاہور) کوچہ چابک سواراں (لاہور) سنت نگر (لاہور) راجہ جنگ۔ کوٹ رحمت خاں۔ سیدوالہ کوٹ سوندھا۔ گدیاں کوٹ پدا۔ ڈیرہ بابانولہ لوہان۔ پسرور چہور کاہلوں۔ شہزادہ۔ کا بیکے ناگرے۔ مہدی پور کھکھووالی۔ گھٹیالیاں ہائی سکول۔

بہاولپور ڈویژن

خانپور۔ بستی بابا جھنڈا۔ چک ۶۳ ڈی۔ بی۔ چک ۱۶۰ R-7۔ چک ۳۲۷ ہیڈ۔ مروٹ

راولپنڈی ڈویژن

جسو کے سدو کے۔ ترکھا۔ گھوگھیاٹ میانی۔ چک ۳۹ D.B

پشاور ڈویژن

پنجند۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈویژن

میانوالی۔

خیرپور ڈویژن

گھوٹکی۔ روہڑی۔ مودو۔ دریا خاں مری۔ گوٹھ سردار محمد پنجابی۔

حیدرآباد ڈویژن

چک ۲۷۰ الف کا چیلو۔ ڈگری۔ کوٹ احمدیاں

آزاد کشمیر

سکردو

مشرقی پاکستان

فاضل پور۔

چندہ عام و حصہ آمد اسّی فیصدی سے زائد ادائیگی

ملتان ڈویژن

لالیاں۔ جہل بھٹیاں۔ چک ۵۲۳ گ ب۔ عبدالحکیم برج درکس۔ چک ۲۳۰ R.B چوہلد رام۔ چک ۳۳ ج ب دھیرو کے۔ چک ۲۱۷ ج ب سوڈھی۔ چک ۳۵۲ ج ب قادر آباد۔ چک ۸۵ چولا۔ چک ۱۱۲ گ ب۔ پاکپٹن۔ اوکاڑہ۔ چک ۲۲۵ G.B۔

لاہور ڈویژن

ماڈل ٹاؤن (لاہور) ترکھ بلوچاں۔ ماہے خورد گوجرانوالہ۔ مدرسہ چٹھہ۔ فیروز والا۔ ڈاہرانوالی چک چٹھہ۔ سمبڑیال، عزیز پور ڈوگری۔

گوکل گلوٹیاں۔ بھینڈوالی۔ ڈگری گھمن۔ قلعہ صوبا سنگھ۔ گھٹیالیاں شہر۔ صابر بھڈیار۔

بہاولپور ڈویژن

چک ۱۳۰ P محمد ٹ فرزند علی۔ چک ۷ P منڈور۔ چک ۲۳ P شجر پور۔ بہاول نگر چک ۹ بستی نور پور

راولپنڈی ڈویژن

کنجاہ۔ گوبیکی۔ دریا نوالہ۔ اسماعیلیہ۔ گھیرڑا۔ تہال۔ سوک کلاں۔ بھیرہ۔ خوشاب۔ چک ۲۷ ج۔ چک ۱۳ ج۔ ٹیکسلا۔

پشاور ڈویژن

کوٹ فتح خان۔ نوشہرہ چھاؤنی بیٹی۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈویژن

بنوں۔ ہرنوئی

خیرپور ڈویژن

صوبہ ڈیرہ شکارپور۔ محمد نگر اسٹیٹ دیہہ ماکھنڈ۔ کوٹ مولا بخش۔

حیدرآباد ڈویژن

سانگھڑ۔ محمود آباد اسٹیٹ۔ سنجر چانگ نبی سرروڈ۔

کراچی ڈویژن

کراچی

آزاد کشمیر

گلگت۔

چندہ جلسہ سالانہ نوّے فیصدی سے زائد ادائیگی

ملتان ڈویژن

دارالصدر جنوبی (ربوہ) دارالرحمت شرقی (ربوہ) دارالرحمت غربی (ربوہ) ڈاور۔ لودھراں۔ چک ۱۷ R-18۔ چاہ کھوکھروالہ چاہ شیخواہ۔ چک ۱۲۷ R-B چوہڑی۔ چک ۲۳۰ R-B چوہلارام۔ چک ۲۶ ج ب چک ۳۶ گ ب۔ چک ۲۶۵ ج ب جودھا نگری۔ چک ۱۸ چوہلا۔ چک ۱۶ گ ب ٹھٹھہ کالو۔ چک ۵۵۹ گ ب احمد آباد۔ چک ۱۰۹ گ ب نرائن گڑھ۔ چک ۶۲ گ ب چک ۵۲ گ ب۔ چک ۳۲۵ B و۔ چک ۲۶۹ B و۔

لاہور ڈویژن

قصور۔ بھینی شرقپور۔ چک دھیڑو۔ چوہڑکانہ منڈی۔ کوٹ دیالداس۔ کوجر۔ گکھڑ منڈی قلعہ سنگھیان۔ موہن پور ڈوگراں۔ ڈسکہ

عزیز پور ڈوگری۔ گوکل گلوٹیاں۔ بھڈال رائو کے۔ ہرسیسر۔ ہجکو بھٹی۔

بہاولپور ڈویژن

ڈیرہ غازی خاں۔ بہاول نگر۔ چک ۵۵ R-۔ ہارون آباد

راولپنڈی ڈویژن

کڑیانوالہ۔ چک سکندر۔ ملکوال۔ بنگہ ۱۵۔ چک ۹۸ ش۔ چک ۹۹ ش۔ چک ۱۱۶ ش۔ کوٹ مومن۔ چک ۸۸ ش۔ چاہ چگی۔ دوالا۔ ٹیکسلا۔

پشاور ڈویژن

کوٹ فتح خان۔

خیرپور ڈویژن

کرونڈی۔ گوٹھ جمال دین۔ باندھی۔ دریا خان مری۔ گوٹھ سردار محمد پنجابی۔

حیدرآباد ڈویژن

کوٹ احمدیاں۔ سنجر چانگ

آزاد کشمیر

کوٹلی۔ سکردو

چندہ جلسہ سالانہ اسّی فیصدی سے زائد ادائیگی

ملتان ڈویژن

لالیاں۔ شورکوٹ۔ حویلی بہادر شاہ۔ جہل بھٹیاں۔ میاں چنوں۔ چک ۳۴۴ W.B۔ چک ۱۲۷ R.B بہلول پور۔ چک ۲۵۱ R.B ادھووالی ڈسکوٹ۔ چک ۳۳۲ ج ب۔ دھمنی دیو۔ چک ۱۲۵ R-B۔ چوہڑی والا۔ چک ۱۰۵ گ ب۔ بنگے۔ چک ۵۵ R.B برج۔ چک ۶۹ R.B گھسیٹ پور۔ چک ۲۶۶ R.B صابوآنہ۔ چک ۶۹ گ ب۔ صدر گوگیرہ۔ اوکاڑہ۔

لاہور ڈویژن

بھاٹی دروازہ (لاہور) کوچہ چابک سواراں (لاہور) چک ۹۷ نواں کوٹ۔ چک ۱۸ بہوڑو۔ کلسیاں۔ پنج پیتھ۔ فیروزوالہ۔ چیچہ سندھواں۔ سیالکوٹ چھاؤنی۔ گدیاں کوٹ پدا۔ بھینڈوالی۔ ڈیرہ بابانولہ۔ چونڈے کے منگولے۔ مہدی پور کھکھووال۔

بہاولپور ڈویژن

کوٹ قیصرانی۔ بستی جھول۔ چک ۱۶۷ مراد۔ چک ۱۶۰ R-7۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

پاکستان ریڈ کراس کے جنرل سیکرٹری محترم صفدر علی خان صاحب کے

حالاتِ زندگی اور بنی نوع انسان کے لئے آپ کی خدمات

پاکستان ریڈ کراس کے جنرل سیکرٹری جناب صفدر علی خان صاحب، جنہیں بنی نوع انسان کے لئے آپ کی خدمات جلیلہ کے اعتراف کے طور پر ملکہ انگلستان الزبتھ دوم نے "ایسوسی ایٹ آفیسر برادر" کا نمایاں اعزاز عطا کیا ہے ۱۹۱۳ء میں امین آباد ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ۱۹۳۶ء کے اوائل میں انڈین ریڈ کراس میں شمولیت اختیار کی۔ گزشتہ جنگ عظیم کے چھڑتے پر انڈین ریڈ کراس سوسائٹی اور سینٹ جان ایمبولنس ایسوسی ایشن کے زمانہ جنگ کی مشترکہ تنظیم کے چیف کمشنر سر برٹ لینڈ ہوبرلے کے رکسی۔ آئی۔ ای، سی بی، ڈی جی۔ ایس) نے آپ کو اس مشترکہ تنظیم میں شامل کیا۔ ۱۹۴۲ء میں آپ سینیئر سٹاف آفیسر کی حیثیت سے بنگلور میں متعین کئے گئے۔ بعد میں آپ کا تبادلہ سکندر آباد میں ہوا جہاں آپ نے مشرق بعید میں لڑنے والی افواج کیلئے امدادی کام سر انجام دینے کے سلسلہ میں جنگی خدمات بجا لانے والے ریڈ کراس دستوں کو منظم کیا۔ ۱۹۴۵ء کے اوائل میں آپ ریڈ کراس ٹرانزٹ ڈپو ملایا کے ساتھ وابستہ کر دیئے گئے۔ آپ ہی تھے جنہوں نے وہاں سے جنوب مشرقی ایشیا کے ان علاقوں میں جہاں لڑائی جاری تھی امدادی سامان کی تیاری اور جہازوں کے ذریعہ اس کی ترسیل کا خاطر خواہ انتظام کیا۔ بعد میں آپ کو برطانوی دولت مشترکہ کی قابض فوجوں کے ہمراہ جاپان بھیجا گیا۔ جہاں آپ نے دو سال تک ریڈ کراس فیلڈ سروس کے ایک یونٹ کی کمان سنبھالنے کے فرائض سر انجام دیئے۔

جاپان میں محترم صفدر علی خان صاحب نے بی سی۔ او۔ ایف ریڈ کراس کمیشن کے تحت خدمات سر انجام دیں جو آسٹریلوی کمشنر کے تحت قائم کیا گیا تھا اور برطانیہ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور انڈیا (قبل از تقسیم) کے ریڈ کراس یونٹوں پر مشتمل تھا۔ اس طرح آپ کو مختلف ممالک کی جن میں امریکہ اور جاپان بھی شامل تھے ریڈ کراس تنظیموں کے طریق کار کا گہری نظر سے جائزہ لینے کا موقع ملا۔ اور آپ کو بین الاقوامی میدان میں جنگ اور امن کے دوران ریڈ کراس کے کام کو بااحسن وجوہ سر انجام دینے کے سلسلہ میں وسیع علم اور تجربہ حاصل ہوا۔

پاکستان کے معرض وجود میں آنے پر محترم جناب صفدر علی خانصاحب بیرونی ممالک سے وطن عزیز واپس تشریف لائے اور یہاں آپ نے برٹش ریڈ کراس میڈیکل مشن کے ساتھ مل کر جو اس وقت آزاد کشمیر میں مصروف کار تھا۔ تحریک آزادی کشمیر کے بیمار اور زخمی مجاہدین کو امداد اور آرام بہم پہنچانے میں قابل قدر خدمات سر انجام دیں۔ ۱۹۴۸ء میں آپ پاکستان ریڈ کراس اور سینٹ جان ایمبولینس ایسوسی ایشن پاکستان کے نیشنل ہیڈ کوارٹرز میں شامل ہوئے بعد ازاں اپریل ۱۹۵۰ء میں آپ کو ان ہر دو تنظیموں کا جنرل سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ اسی وقت آپ نے رضاکارانہ طور پر حسب ذیل حیثیتوں میں خدمات سر انجام دی ہیں۔

۱۔ اسسٹنٹ کمشنر ریذیڈنشل ہیڈ کوارٹرز آف دی سینٹ جان ایمبولینس بریگیڈ (پاکستان)

۲۔ آنریری سیکرٹری پاکستان ایمرجنسی ریلیف ایسوسی ایشن

۳۔ آنریری سیکرٹری پاکستان فورسز میڈیکل آفیسر کارڈ فنڈ۔

۴۔ آنریری سیکرٹری سنٹرل ریڈ کراس میٹرنٹی اینڈ چائلڈ ویلفیئر فنڈ

۵۔ آنریری سیکرٹری پاکستان نیشنل ہاسپٹل ایسوسی ایشن۔

۶۔ آنریری سیکرٹری پاکستان نیشنل کمیٹی آف دی یونائیٹڈ نیشنز اپیل فار چلڈرن کراچی۔

آپ نے انیسویں بین الاقوامی ریڈ کراس کانفرنس کے موقعہ پر (جو گزشتہ سال نئی دہلی میں منعقد ہوئی تھی) پاکستانی وفد میں سیکرٹری کے فرائض بھی سر انجام دئیے۔ آپ اب تک متعدد بیرونی ممالک کا دورہ کر چکے ہیں جن میں سیلون۔ ملایا چین۔ عراق۔ لبنان اور ترکی شامل ہیں۔

بقیہ صفحہ ۷

راولپنڈی ڈویژن

گھٹیر۔ جہلم۔ گھوگھاٹ میانی۔ چک نمبر ۳۷ ج۔ چک نمبر ۳۱۲ ج۔ چک نمبر ۴۲ ج۔

پشاور ڈویژن

ٹوپی۔ چارسدہ

خیرپور ڈویژن

چک نمبر ۲۱ ددہ۔

حیدرآباد ڈویژن

سانگھڑ۔ محمد آباد اسٹیٹ۔ احمد آباد اسٹیٹ۔ نوکوٹ۔ ڈگری چک نمبر ۱۵۱ نواں کوٹ احمدیاں۔ بدین۔

مرزا افتخار احمد صاحب پائلٹ کی وفات

(بقیہ صفحہ اول)

عزیزم افتخار احمد، محترم اخویم کیپٹن مرزا عمر حیات خاں صاحب مرحوم ایم۔ بی۔ ای کے چھوٹے صاحبزادے اور مکرم مرزا محمد یوسف خانصاحب آف پاکستان نیوی کے برادر خورد تھے۔ عزیزم مرحوم کی عمر تقریباً ۲۱ سال تھی وہ نہایت غیور، خوش اخلاق اور مخلص احمدی نوجوان تھے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز مرحوم کی عمر رسیدہ والدہ محترمہ اور عزیز کے بھائیوں بہنوں اور دیگر متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔ احباب جماعت سے عزیز مرحوم کا جنازہ غائبانہ بھی پڑھنے کی درخواست ہے۔

اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

(ہماجزادہ محمد طیب لطیف
دارالصدر غربی۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) بندہ کی والدہ صاحبہ عرصہ دراز سے دل کے عارضہ اور بخار کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب کرام اور درویشان قادیان والدہ صاحبہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

بشیر احمد کاتب۔ ربوہ

(۲) رمضان المبارک کے ایام میں صحابہ کرام۔ درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں اپنی صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ نیز یہ کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل و کرم سے میری کمزوریاں دور فرمائے۔ آمین۔

کیپٹن (ڈاکٹر) محمد رمضان ریٹائرڈ
محلہ دارالصدر غربی۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴